49848-اس کا گمان ہے کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی

سوال

ایک بالغ لڑکی رمضان میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کرتی اور دلیل یہ دیتی ہے کہ کتاب وسنت میں کوئی شرعی دلیل نہیں جس میں یہ بیان ہوا ہو کہ ان ایام کی قضاء کرنا واجب ہے ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کتاب ووسنت سے اس کی دلیل دیں تا کہ میں اس لڑکی کو نصیحت کر سکوں ۔

پسندیدہ جواب

مسلمانوں کے مابین یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ حائضہ عورت رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گی ، اس کی دلیل سنت نبویہ میں بھی ملتی ہے اوراجماع بھی اس کی دلیل ہے ۔

معاذۃ رحمہا اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا :

یہ کیا مسئلہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضاء کرتی ہے لیکن نمازوں کی قضاء نہیں کرتی ؟

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں : کیا تم خارجی ہو؟ میں نے کہا میں خارجی نہیں ، لیکن سوال کررہی ہوں ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا : ہمیں بھی حیض آتا توہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضاء کی حکم نہیں دیا جاتا تھا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (321) صحیح مسلم حدیث نمبر (335) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حکم متفق علیہ ہے اورسب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حائضہ اورنفاس والی عورت پر اس حالت میں نمازاوروزہ فرض نہیں ، اوراس پر بھی اجماع ہے کہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں ، اوران کا اس پر بھی اجماع ہے کہ روزوں کی قضاء کرنا واجب ہے ۔

علماء رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اس میں فرق یہ ہے کہ نماز بہت زیادہ ہے اوربار بار ادا کی جاتی ہے اس لیے اس کی قضاء کرنا مشکل ہے ، لیکن روزے ایسے نہیں اس لیے کہ پورے سال میں صرف ایک بار روزے فرض ہیں اور ہوسکتا ہے اس دوران بھی حیض ایک یا دو دن ہو ۔ اھ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(احروریۃ) حروری حروراء کی طرف نسبت ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے ۔

اورخوارج کا مذھب رکھنے والے حروری کہا جاتا ہے ، اس لیے کہ خوارج میں سے سب سے پہلا گروہ جس نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف خروج کیا تھا ان کا تعلق بھی اسی بستی حروراء سے ہی تھا تواس لیے خوارج اسی نسبت سے مشہور ہو گئے ۔

خوارج کے بہت سارے فرقے اور گروپ ہیں ، لیکن ان سب میں ایک متفق اصول اور عقیدہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید میں جو کچھ موجود ہے اسے ہی لیتے ہیں اور احادیث میں جو کچھ زیادہ بیان کیا گیا ہے اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ مطلقا اسے رد کر دیتے ہیں ۔

اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی معاذہ سے کو استفہام انکار کے الفاظ بولے تھے ۔ اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اہل علم کا اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں بلکہ وہ رمضان کے روزے نہیں رکھیں گی اور اس کے بدلے میں قضاء کریں گے ، اور اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ روزہ رکھ بھی لیں تو یہ روزہ کفایت نہیں کرے گا ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (39/3) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع" میں کہتے ہیں :

امت کا اس پر اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے ، امام ترمذی اور ابن المنذر ، ابن جریر ، اور ہمارے اصحاب وغیرہ نے بھی اس میں اجماع نقل کیا ہے ۔ اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (386/2) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

سنت نبویہ اور مسلمانوں کے اتفاق سے یہ ثابت ہے کہ حیض کا خون روزے کے منافی ہے ، لھذا حائضہ عورت روزے نہیں رکھے گی بلکہ روزہ کی قضاء کرے گی ۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (219/25) ۔

یہ تو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دلیل تھی اور پھر علماء کرام کا اجماع بھی کئی ایک نے نقل کیا ہے جس مندرجہ بالا سطور میں تذکرہ بھی کیا جا چکا ہے ، تو پھر اس کے بعد یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ :

حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی ؟ !

لھذا سوال میں جس لڑکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اس غلط بات سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے ، کیونکہ اس قول میں اللہ تعالی کی شریعت اور اس کے احکام کے خلاف کرنے کی جرات ہے ، جسے کسی چیز کا علم نہ اس پر واجب ہے کہ اہل علم سے اس کے بارہ میں سوال کرے اور اسے تلاش کرے ، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے دین میں بغیر علم کے کوئی بات اور کلام نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری اور باطنی فحاشیوں اور گناہ و بغاوت کو بغیر حق کے حرام کیا ہے، اور یہ (حرام ہے کہ) تم اللہ تعالی کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرو جس کی اللہ تعالی نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تو بغیر علم کے اللہ تعالی پر کلام کرتے پھرو}.الاعراف (33)۔

اور مسلمان کو علم رکھنا چاہیے کہ اس سے جو کلام بھی صادر ہوتی ہے اس سے اس کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{کوئی شخص بھی کلام نہیں کرتا مگر اس کے پاس لکھنے والے تیار ہوتے ہیں}.ق (18)۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں دین میں بصیرت عطا فرمائے۔

واللہ اعلم.